بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

((..............پہلی نشست..............میت کو غسل دینے کے احکام..............))

﴾..............**غسل میت کا حکم**..............﴿ مسلمان میت کو غسل دینا اور اس کی تدفین میں حصہ لینا فرض کفایہ ہے۔

﴾..............**غسل دینے کی فضیلت**..............﴿ احادیثِ مبارکہ میں میت کو غسل دینے والے کے گناہوں کی مغفرت کی بشارت ملتی ہے۔

﴾..............**کیا نبی اکرم ﷺ نے خود بھی غسل دیا ہے؟**..............﴿ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو غسل دینے کے متعلق کوئی صراحت دستیاب نہیں ہوسکی؛ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل میت کی ترغیب دی ہے۔

﴾..............**میت کو غسل دینے کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟**..............﴿ سات برس سے چھوٹے بچوں کی میت کو کوئی بھی غسل دے سکتا ہے۔ بالغ میت کو غسل دینے کا سب سے حقدار اس کے قریبی رشتے دار ہیں، یہ جانے والے کی آخری خدمت ہے، اس میں آگے بڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

﴾..............**کیا اجرت لے کر غسل دینا جائز ہے؟**..............﴿ غسل میت کی اجرت لینا جائز ہے اگر چہ اور لوگ بھی غسل دینے والے موجود ہوں۔

﴾..............**کیا شوہر اپنی مردہ بیوی کو یا عورت اپنے مردہ شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟**..............﴿ اگر کوئی مرد فوت ہوگیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو بیوی کے علاوہ کسی بھی عورت کے لیے اسے غسل دینا جائز نہیں ہے، اگر بیوی بھی نہیں ہے تو اُسے تیمّم کرادیا جائے، اگر مرد کی کوئی محرم عورت ہو تو اسے وہ ہی تیمّم کرائے، اور اگر اس کی کوئی محرَم عورت بھی نہ ہو تو غیر محرم عورت اپنے ہاتھ میں دستانے پہن کر تیمّم کرائے۔

اور اگر عورت فوت ہوجائے اور کوئی عورت اسے غسل دینے والی موجود نہ ہو تو اس کے محرم مرد اسے تیمّم کروائیں، اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو شوہر، اور وہ بھی نہ ہو تو کوئی بھی مرد دستانے پہن کر تیمّم کروادے۔

﴾..............**بچے کے زندہ یا مردہ پیدا ہونے کی صورت میں غسل وکفن اور دفن کا حکم**..............﴿ جو بچہ زندگی کی علامت ظاہر ہونے کے بعد فوت ہو گیا تو اس کا نام بھی رکھا جائے گا اور غسل، کفن، نماز جنازہ اور تدفین سب کچھ کیا جائے گا۔ اور اگر پیدا ہونے والے بچے میں زندگی کی کوئی علامت نہ پائی گئی تو اسے غسل دے کر اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر نماز پڑھے دفن کردیا جائے گا۔

﴾..............**نابالغ لڑکے یا لڑکی کو غسل کون دے سکتا ہے؟**..............﴿ ایسے نابالغ لڑکے یا لڑکی کو جسے دیکھ کر شہوت نہیں ہوتی، مرد اور عورت دونوں غسل دے سکتے ہیں۔ اور اگر انہیں دیکھ کر شہوت ہوتی ہو تو لڑکے کو مرد اور لڑکی کو عورتیں ہی غسل دیں۔

﴾..............**غسل کے بعد کتنی دیر تک میت کو رکھ سکتے ہیں؟**..............﴿ میّت کو جلد سے جلد دفن کرنے کا حکم ہے، لواحقین کے انتظار میں دیر تک تدفین نہ کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے میّت کو جلد غسل دے کر جلد تجہیز وتکفین کردینی چاہیے۔

﴾..............**غسل کے لیے میت کو لٹانے کا طریقہ**..............﴿ غسل کے لیے مردہ کو تختہ پر رکھنے کی دو صورتیں ہیں، ایک: قبلہ کی طرف پاؤں کرکے لٹانا، دُوسرے: قبلہ کی طرف منہ کرنا، جیسے: قبر میں لٹاتے ہیں، دونوں میں سے جگہ کی سہولت کے مطابق جو صورت اختیار کرلی جائے جائز ہے، مگر دُوسری صورت زیادہ بہتر ہے۔

﴾..............غسل دینے کا مفصل طریقہ..............﴿

میت کو غسل دینے کے لیے، سب سے پہلے کسی بڑے تختے کا انتظام کرلیں، اس کو اگر بتی یا عود، لوبان، وغیرہ سے تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ چاروں طرف دھونی دے کر میت کو اس پر لٹادیں اور کوئی موٹا کپڑا ناف سے لے کر زانو تک اڑھا کر میت کے پہنے ہوئے کپڑے بدن سے اتارلیں، (بایں طور کہ میت کا ستر بھی نہ کھلے اور کپڑا اتنا باریک بھی نہ ہو کہ گیلا ہونے کے بعد ستر نظر آئے)، اس وقت زخم سے پٹی، زیورات، مصنوعی وگ اور مصنوعی دانت وغیرہ بھی اگر بآسانی نکل سکتے ہوں تو نکال دیئے جائیں۔ پھر میت کو استنجا کرائیں، لیکن اس کی رانوں اور شرم گاہ کو ہاتھ نہ لگائیں اور نہ اس پر نگاہ ڈالیں؛

مفتی محمد راشد ڈسکوی غفرلہ (mrashiddaskvi@yahoo.com) 0300-7798967 0331-7798967 0311-7798967

بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی دستانہ پہن لیں اور میت پر جو کپڑا پڑا ہے اس کے اندر ہاتھ ڈال کر استنجا کرائیں۔

پھر میت کو وضو کرائیں جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔مگر کلی کرانے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر میت حیض، نفاس یا جنابت کی حالت میں ہے تو کلی کرانا اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے، (اس کا طریقہ یہ ہے کہ نرم کپڑا یا روئی گیلی کر کے جس قدر سہولت سے ہو سکے منہ اور ناک کا اندرونی حصہ تر کر دیا جائے)، پہلے چہرہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھلائیں، پھر سر کا مسح کرائیں، پھر پیر دھلائیں اور کپڑے کو تر کر کے دانتوں کو صاف کریں اور ناک کے سوراخوں میں کپڑا پھیر دیں، ناک، منہ اور کان میں روئی رکھ دیں؛ تا کہ پانی اندر نہ جانے پائے، پھر سر کو صابن وغیرہ سے اچھی طرح دھو دیں، پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی، تین دفعہ سر سے پیر تک اتنا ڈالیں کہ وہ پانی تخت کو لگے ہوئے میت کے جسم تک پہنچ جائے، پھر میت کو داہنی کروٹ پر لٹا کر اِسی طرح تین مرتبہ پانی ڈالیں، پھر میت کو کوئی شخص اپنے بدن سے ٹیک لگا کر بٹھائے اور پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے، اگر نجاست نکلے تو اس کو صاف کر دیں، پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر، کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالیں اور اس کے بعد کسی صاف کپڑے تولیے وغیرہ سے بدن کو خشک کر دیں۔

غسل دینے والے کے لیے خود غسل کرنے کا حکم: میت کو غسل دینے والے کے لیے میت کو غسل دینے کے بعد خود بھی غسل کرنا ضروری نہیں، البتہ مستحب ہے۔اور اسی طرح بہتر ہے کہ غسل دینے کے لیے کپڑے بھی تبدیل کر لے، تاہم اگر کپڑوں میں کوئی نجاست نہ ہو تو کپڑے تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔اور یہ ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کا اجماعی مسئلہ ہے۔

کن لاشوں کو غسل نہیں دیا جائے گا؟: ☆ شہید دنیوی اگر جنبی (یا حائضہ ونفاسہ) نہ ہو تو اسے غسل نہیں دیا جائے گا۔ ☆ جس لاش کا ڈھانچہ دریافت ہوا سے غسل نہیں دیا جائے گا۔ ☆ آدھا جسم یا آدھے سے کم بغیر سر کے ملا، یا متفرق اعضاء ملے تو غسل نہیں دیا جائے گا۔ ☆ جس لاش کا اکثر حصہ یا کل جل کر راکھ ہو چکا ہوا سے غسل نہیں دیا جائے گا۔اور اگر اکثر محفوظ ہو تو اسے غسل دیا جائے گا۔ ☆ کوئی شخص کسی دیوار، عمارت، پتھر، یا گاڑی وغیرہ کے نیچے کچلا گیا یا کسی بلند عمارت سے گرا، یا کسی ہوائی جہاز کے حادثہ کا شکار ہو کر گرا اور اس کا اکثر حصہ سلامت ہے تو اسے غسل دیا جائے گا، ورنہ نہیں۔

ڈوب کر مر جانے والے کو غسل کس طرح دیا جائے؟: اگر پانی میں ڈوب جانے والی میت کو نکالنے سے قبل پانی میں ہی غسل کی نیت سے حرکت دے دی جائے تو اسے دوبارہ غسل نہیں دیا جائے گا، بصورت دیگر غسل دینا لازم ہے۔

غسل دینے والے کے لیے ضروری احتیاطیں: ☆ سارا سامان غسل (پانی کے ٹب، لاٹا، تختہ، استنجے کے ڈھیلے یا ٹشو پیپر، دستانے، بیری کے پتے یا صابن، لوبان یا اگربتی، کافور یا کوئی بھی عطر) پہلے سے ہی بندوبست کر لیں۔ ☆ پانی بہت زیادہ تیز گرم نہ ہو، درمیانی ہو، ☆ سامانِ غسل وکفن میں سے اگر کوئی چیز گھر موجود ہو اور پاک صاف ہو تو اس کے استعمال میں حرج نہیں۔ ☆ غسل کے لیے باپردہ جگہ کا بندوبست کیا جائے۔ ☆ غسل میں کنگھی کرنا، ناخن یا بال کاٹنا منع ہے۔ ☆ غسل دینے والا میت کا امانت دار ہے لہٰذا اس کو غسل دینے کے تمام مسنون طریقے استعمال کرنے چاہئیں۔ ☆ غسل دینے والے کو میت کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ ☆ غسل دینے والے کو میت کے ساتھ مکمل احترام اور نرمی کرنی چاہیے۔ ☆ میت کا لباس اتارتے اور کفن پہناتے وقت غیر ضروری جلد بازی اور سختی نہیں کرنی چاہیے۔ ☆ غسل شروع کرنے سے پہلے کفن کسی مناسب جگہ پر اس طرح بچھا کر رکھیں کہ غسل کے فوری بعد آسانی سے پہنایا جاسکے۔

☆☆☆............☆☆............☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

((..................دوسری نشست........................میت کو کفن دینے کے احکام..................))

﴿.........کفن پہنانے کا حکم.............﴾ مسلمان میت کو کفن پہنانا فرض کفایہ ہے۔

﴿.........کفن پہنانے کی فضیلت ....﴾ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے، جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور جو میت پر کفن ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔(المستدرك للحاكم)

﴿.........کفن کا خرچ کس کے ذمہ ہے؟.............﴾ کفن مسنون کا خرچ خود میت کے ترکہ میں سے کیا جائے گا، اور اگر ترکہ بالکل نہ ہو تو اس میت کا نفقہ جس کے ذمہ تھا وہ ہی کفن تیار کرے گا، اور تبرعاً جو بھی تیار کر لے اس کے لیے اجر ہے۔ اسے کسی کے ذمہ لازم سمجھنا جائز نہیں۔

﴿.........میت کے ترکہ سے کفن خریدنا.............﴾ اوپر ذکر کیے گئے کفن کے کپڑوں سے زائد اشیاء میت کے ترکہ میں سے خریدنا اگر ورثاء میں نابالغ بھی ہوں تو جائز نہیں ہے، اور اگر سب بالغ ہوں لیکن وہ اشیاء گھر سے استعمال کی جا سکتی ہوں تو بھی ترکہ میں سے ان سب کی اجازت کے بغیر خریدنا جائز نہیں ہے۔ گھر موجود اشیاء میں استعمال کر لینا بلا کراہت جائز ہے۔ ان زائد اشیاء میں جائے نماز، عمامہ، پاجامہ، ستر چھپانے کے لیے کپڑا، پٹکا، بچھونا، دامنی، میت ڈھانپنے کے لیے بڑی چادر وغیرہ۔

﴿.........زکوٰۃ کے رقم سے کفن تیار کرنے کا حکم.............﴾ اگر کوئی میت بے یار و مددگار ملے اور اس کے کفن کا بندوبست کہیں سے بھی نہ ہو رہا ہو تو بھی زکوٰۃ کی رقم سے میت کا کفن تیار کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿.........کفن کا کپڑا اور اس کا رنگ.............﴾ کفن کے کپڑے اگر گھر میں موجود ہوں اور پاک صاف ہوں تو انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔ مرد و عورت کا کفن سفید رنگ کا اَن سلا کپڑا ہونا چاہیے۔ بہت زیادہ قیمتی کپڑے میں کفن دینا جائز نہیں، منع ہے۔

﴿.........دفن کے بعد قبر کھل جانے کی صورت میں میت کو کفن دینا.............﴾ اگر کوئی قبر کھل جائے اور میت کا بے کفن ہونا ظاہر ہو جائے، تو اگر لاش پھولی پھٹی نہ ہو تو اسے بھی کفن دینا چاہیے، اگر لاش پھٹ گئی ہو تو مسنون کفن کی ضرورت نہیں بس ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر دوبارا دفن کر دیا جائے۔

﴿.........مرد کا کفنِ مسنون.............﴾ مرد کے کفن میں تین کپڑے مسنون ہیں، **1:** ازار (سر سے پاؤں تک)، **2:** چادر (ازار سے کچھ زیادہ لمبی)، **3:** بلا آستین وکلی کرتہ (گردن سے پاؤں تک)۔ اگر مذکورہ تین کپڑے میسر نہ ہوں تو دو کپڑوں (ازار اور چادر) سے بھی کام چل جائے گا۔ دو سے کم میں کفن دینا بلا مجبوری مکروہ ہے۔ اور اگر دو کپڑے بھی میسر نہ ہوں تو پھر جتنا اور جیسا کپڑا بھی مل جائے اسی میں کفن دے دیں، عام طور پر مرد کے کفن میں ایک گز چوڑائی والا دس گز کپڑا کافی ہوتا ہے۔

﴿.........عورت کا کفنِ مسنون.............﴾ عورت کے کفن میں اوپر والے تین کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے مزید مسنون ہیں، **1:** سینہ بند (بغل سے رانوں تک، یا ناف تک)، **2:** اوڑھنی (تین ہاتھ لمبا)۔ اگر مذکورہ پانچ کپڑے میسر نہ ہوں تو تین کپڑوں (ازار، چادر اور اوڑھنی) سے بھی کام چل جائے گا۔ تین سے کم میں کفن دینا بلا مجبوری مکروہ ہے۔ عورت کے کفن میں تقریباً اکیس گز کپڑا استعمال ہوتا ہے۔

﴿.........نابالغ لڑکے اور لڑکی کا کفن.............﴾ نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کا کفن بھی بالغ مرد اور بالغہ عورت کے کفن کی مثل ہی ہے۔

﴿.........مرد کو کفن دینے کا طریقہ.............﴾ مرد کو کفن دینے کا طریقہ یہ ہے کہ چارپائی پر پہلے چادر (لفافہ) بچھائیں، اس کے اوپر ازار بچھا دیں، پھر کرتہ اس طرح کہ اس کا نچلا حصہ تو ازار پر رہے گا اور اوپر والے حصہ کو پاؤں کی طرف سے سمیٹے ہوئے سرہانہ تک لے آئیں پھر میت کو غسل والے تختہ سے اطمینان سے اٹھا کر بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں اور قمیص (کفن) کا جو حصہ سرہانہ کی طرف لپیٹ کر رکھا تھا اس کو سر سے سینہ کی طرف اُلٹ دیں

مفتی محمد راشد ڈسکوی غفرلہ، (mrashiddaskvi@yahoo.com) 0300-7798967 0331-7798967 0311-7798967

تا کہ قمیص کا سوراخ گلے میں آجائے اور پھر اس کو پیروں کی طرف بڑھا دیں جب قمیص پہنا دیں تو غسل کے بعد جو تہبند میت پر ڈالا گیا تھا اس کو نکال دیں اور پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور پاؤں پر کافور یا کوئی بھی عطر مل دیں، اس کے بعد ازار کا بایاں پلہ میت کے اوپر لپیٹ دیں، پھر دایاں لپیٹ دیں، پھر لفافہ اسی طرح لپیٹیں کہ بایاں پلہ نیچے اور دایاں اوپر رہے اس کے بعد کپڑے کی تین کتریں لے کر سر اور پاؤں کی طرف سے اور کمر کے نیچے سے نکال کر ان سے کفن کو باندھ دیں تا کہ ہوا سے یا ہلنے جلنے سے میت کا کفن ہٹ کر کوئی حصہ نہ کھلے۔

عورت کو کفن دینے کا طریقہ مرد کے کفنانے کے سلسلہ میں ''کافور مل دیں تک'' جو کچھ لکھا ہے وہی صورت عورت کے کفنانے میں اختیار کریں کافور مل دینے کے بعد سر کے بالوں کے دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینہ پر ڈال دیں ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف اور سر بند کو سر اور بالوں پر ڈال دیں اور سینہ بند باندھنے کے تین طریقے ہیں، جو طریقہ بھی اختیار کر لیا جائے درست ہے، ۱: اس کو ازار کے اوپر اور قمیص کے نیچے رکھیں یہ بھی درست ہے، ۲: اگر قمیص کے اوپر رکھ کر ازار سے پہلے اس کو باندھ دیں یہ بھی صحیح ہے، ۳: کفن بچھاتے وقت سب سے پہلے سینہ بند کو لفافہ سے پہلے بچھا دیں تا کہ سب سے اوپر اس کو باندھ دیا جائے اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے، اس طرح کفن پہنا دینے کے بعد تین کپڑوں سے باندھ دیں جیسا کہ اوپر مرد کے کفن پہنانے میں لکھا گیا۔

بچے کے زندہ یا مردہ پیدا ہونے کی صورت میں غسل و کفن اور دفن کا حکم جو بچہ زندگی کی علامت ظاہر ہونے کے بعد فوت ہو گیا تو اس کا نام بھی رکھا جائے گا اور غسل، کفن، نماز جنازہ اور تدفین سب کچھ کیا جائے گا۔ اور اگر پیدا ہونے والے بچے میں زندگی کی کوئی علامت اس میں نہ پائی گئی تو اسے غسل دے کر اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے گا۔

کفن سے متعلق کچھ متفرق مسائل

☆ کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال نہیں ہوتے، سلے ہوئے کپڑے کفن میں استعمال کرنا خلافِ سنت ہے۔

☆ اپنی زندگی میں ہی اپنے لیے کفن تیار رکھنا دُرست ہے۔

☆ کفن پر قرآن پاک کی آیتیں یا مقدس نام لکھنا صحیح نہیں ہے، اس سے آیاتِ مقدسہ کی اور پاک ناموں کی بے حرمتی ہوگی۔

☆ مرنے والا جس قسم کے کپڑے زندگی میں جمعہ اور عیدین کے لئے پہنا کرتا تھا اور عورت اپنے میکے جانے کے لئے جیسے کپڑے پہنا کرتی تھی، اس معیار کے کپڑے کفن میں استعمال کرنے چاہئیں، اس لئے عام طور سے سفید لٹھے کا کفن استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ آبِ زمزم سے دُھلے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے، البتہ اس طرح آبِ زمزم میں کفن بھگونا سلف سے ثابت نہیں، غالبًا حصولِ برکت کے لئے لوگوں میں اس کا رواج ہوا، لہٰذا اس عمل کو سنت اور لازم سمجھے بغیر اختیار کرنے کی گنجائش ہے۔

☆ عہد نامہ قبر میں رکھنا بے ادبی ہے، نہیں رکھنا چاہئے، درمختار میں ہے کہ: ''اگر میّت کی پیشانی پر یا اس کے عمامہ پر یا اس کے کفن پر ''عہد نامہ'' لکھ دیا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میّت کی بخشش فرما دیں گے۔'' لیکن علامہ شامیؒ نے اس کی پُر زور تردید کی ہے۔

☆ عام حالات میں زندہ لوگوں کی طرح سلا ہوا پائجامہ یا کرتا وغیرہ کفن میں استعمال کرنا بھی خلافِ سنت ہے، ہاں اگر کوئی اور کپڑا میسر نہ ہو تو جو کپڑا بھی بدن کو ڈھانپ لے اسے کفن میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

☆ بیوی کا ترکہ نہ ہونے کی صورت میں بیوی کے کفن دفن کا انتظام شوہر کے ذمہ ہے۔ فقہ کا ضابطہ یہ ہے کہ جس پر زندگی میں نان نفقہ واجب ہوتا ہے، اسی پر مرنے کے بعد تجہیز و تکفین کا انتظام لازم ہوتا ہے۔

☆☆☆..........☆☆..........☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

((.................. تیسری نشست .... میت کی نماز جنازہ کے احکام ....))

نماز جنازہ کا حکم............. مسلمان میت کو کفن پہنانا فرض کفایہ ہے۔

نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت .... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی مسلمان پر تین صفیں مسلمانوں کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتیں؛ مگر اللہ اس کے لیے (جنت) واجب کر دیتا ہے۔ (☆) ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں''۔ (☆) نماز جنازہ ادا کرنے پر ایک قیراط (احد پہاڑ کے برابر) ثواب ملتا ہے۔ (☆) جس میت کا جنازہ پڑھا جا رہا ہے، تو اگر جنازہ پڑھنے والے چالیس یا اس سے زائد افراد ہوں تو اللہ اس میت کے حق میں ان جنازہ پڑھنے والوں کی سفارش کو قبول فرما لیتے ہیں۔

نماز جنازہ کی ابتداء کب سے اور کیسے ہوئی؟ .... صلاۃ جنازہ کی ابتدا کے سلسلے میں دو تاریخی روایتیں ملتی ہیں، ایک کے مطابق اس (نمازِ جنازہ) کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے ہی سے ہوگئی تھی، چناں چہ حضرت آدم علیہ السلام کی وفات پر فرشتوں نے ان پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ لیکن دوسری روایت کے مطابق نماز جنازہ امت محمدیہ کی خصوصیات میں سے ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سے اس کی ابتدا ہوئی، مگر حتمی طور پر یہ بات نہ معلوم ہوسکی کہ اسلام میں سب سے پہلے کس پر نماز جنازہ پڑھی گئی؛ البتہ بعض سیرت نگاروں نے سن ایک ہجری کے نمایاں واقعات میں یہ ذکر کیا ہے کہ امسال حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ عیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔

نبی اکرم ﷺ کی نماز جنازہ.............. شمائل ترمذی میں روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے جنازے کی نماز پڑھی جائے، آپ نے فرمایا جنازہ پڑھو لوگوں نے کہا کس طرح؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں کا ایک گروہ حجرہ میں جائے اور تکبیر کہے پھر درود اور دعا پڑھے اور باہر آجائے پھر دوسرا گروہ داخل ہو اور اسی طرح تکبیر کہے اور پھر درود اور دعا کے بعد واپس آجائیں، اسی طرح سب لوگ نماز پڑھیں۔ (سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: ۳/۱۸۷)

وضو یا تیمّم سے نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم.............. وضو کے بغیر نمازِ جنازہ ادا کرنے کی اجازت نہیں، البتہ اگر جنازہ حاضر ہو اور وضو کرنے کی صورت میں اندیشہ ہو کہ جنازہ کی نماز ختم ہوجائے گی تو اسی جگہ زمین پر یا زمین کی جنس کی کسی چیز (پتھر، بلاک، ماربل وغیرہ) پر تیمّم کر کے نمازِ جنازہ ادا کرے، اگر تیمّم کی وجہ سے کچھ تکبیرات چھوٹ بھی جائیں تو بھی تیمّم کر کے نمازِ جنازہ میں شامل ہو اور جو تکبیرات رہ جائیں انہیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود کہہ کر نمازِ جنازہ مکمل کرے۔ بغیر وضو اور عذر کی حالت میں تیمّم کے بغیر نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

نماز جنازہ ادا کرنے کا جائز وممنوع وقت............... تین مکروہ اوقات میں جیسے دیگر نمازیں پڑھنا ممنوع ہیں، ایسے ہی نماز جنازہ پڑھنا بھی منع ہے، تین مکروہ اوقات سے مراد: عینِ طلوعِ شمس، غروبِ شمس اور استواءِ شمس کا وقت ہے۔ لیکن یہ ممانعت تب ہے، جب کہ جنازہ ان اوقات سے پہلے تیار ہو کر آچکا ہو اور تاخیر کر کے ان اوقات میں پڑھا جائے، اگر جنازہ تیار ہو کر ان ہی اوقات میں حاضر ہو جائے تو پھر تاخیر کرنے کے بجائے ان ہی اوقات میں پڑھا دینا چاہیے، اس صورت میں کوئی کراہت نہیں ہوگی۔

نماز جنازہ میں چالیس قدم گننے کا حکم.............. جنازہ میں قدم شمار کرنے سے متعلق ایک حدیث منقول ہے کہ جس نے کسی مسلمان کے جنازے کو چالیس قدم تک اٹھایا تو اس کے چالیس بڑے گناہ معاف ہوں گے، فقہاء نے اس کی یہ صورت ذکر کی ہے میت کی چار پائی کے چاروں پائے کے ساتھ دس دس قدم چل لے، اس طور پر کہ پہلے میت کے دائیں ہاتھ والے پائے کو اپنے دائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم، پھر میت کے دائیں پاؤں والے پائے کو اپنے دائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم، اور اس کے بعد میت کے بائیں ہاتھ والے پائے کو اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم اور پھر میت

کے بائیں پاؤں والے پائے کو اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، یہ مستحب ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ طریقے کے مطابق جنازے کو چالیس قدم اٹھانا مستحب ہے، اگر کوئی شخص کمزوری یا کسی وجہ سے چالیس قدم تک جنازہ نہ اٹھا سکے، یا چالیس سے زیادہ قدم اٹھائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، چالیس قدم سے کم اٹھانے والے کو کم ہمت کہنا یا معیوب سمجھنا بھی درست نہیں ہے۔ باقی جنازہ اُٹھاتے وقت بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ چالیس قدم تک گنے جاتے ہیں اور میت کو اس کا ثواب پہنچایا جاتا ہے؛ اس طرح قدم گننے اور ان کا ثواب پہنچانے کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں، یہ رسم واجب الترک ہے۔

(☆) میت کی چارپائی کو کندھا دینے کے لئے باوضوء ہونا ضروری نہیں جس شخص کا وضوء نہ ہو اس کے لئے کاندھا دینا بغیر کسی کراہت کے درست ہے۔

جنازہ کی صفیں بہتر یہ ہے کہ امام کے پیچھے کم از کم تین صفیں بنائی جائیں۔ طاق صفیں بنانے کی خاطر جو شخص پچھلی صف میں جائے گا اس کا اجر زیادہ ہوگا۔

جنازہ لے جاتے ہوئے بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھنا جنازہ کے ہمراہ راستہ میں کلمہ شہادت یا کوئی اور ذکر بلند آواز سے کرنا مکروہ و بدعت ہے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تین موقعوں پر خاموش رہنے کو پسند فرماتے ہیں: قرآن شریف کی تلاوت کے وقت، دشمن سے مقابلہ (قتال) کے وقت اور جنازے کے پاس۔ (تفسیر ابن کثیر: 2/417)

نمازِ جنازہ کی نیت "نیت" دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے نیت کے الفاظ کی ادائیگی ضروری نہیں ہے، البتہ موجودہ دور میں جب کہ ہر کوئی دنیوی تفکرات میں ہی ہر وقت گھرا رہتا ہے تو بہتر ہے کہ زبان سے بھی نیت کر لے، کہ میں اس امام کے پیچھے، اس حاضر میت کی، چار تکبیر فرض کفایہ، نمازِ جنازہ ادا کرنے لگا ہوں۔

نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کی شرطیں نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کے لیے دو قسم کی شرطیں ہیں:

پہلی قسم کی وہ شرطیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں، نمازِ جنازہ کے لیے وہی شرائط ہیں جو عام نمازوں کی ہیں، یعنی طہارت، سترِ عورت، استقبالِ قبلہ اور نیت۔ البتہ دو فرق ہیں: (1) جنازے کے لیے وقت متعین نہیں ہے، لہٰذا وقت شرط نہیں، بس ممنوع اوقات میں پڑھنا منع ہے، الا یہ کہ عین اسی وقت جنازہ حاضر ہو۔ (2) جنازے کی نماز نکلنے کا اندیشہ ہو (مثلاً: نمازِ جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے کی صورت میں گمان یہ ہو کہ نماز ختم ہو جائے گی) تو پانی قریب ہونے کے باوجود تیمّم کر کے نمازِ جنازہ ادا کرنے کی اجازت ہے۔ بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تب بھی تیمّم جائز نہیں۔

دوسری قسم کی شرطیں وہ ہیں جن کا تعلق میت سے ہے۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا ہو۔ اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہوا ہو تو اس پر نمازِ جنازہ کا حکم نہیں۔ وہ شرطیں یہ ہیں: **1۔** میت کا مسلمان ہونا۔ پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں۔ **2۔** میت کے بدن اور کفن کا نجاستِ حقیقی اور حکمی سے پاک ہونا۔ اگر نجاستِ حقیقی اس کے بدن سے کفنانے کے بعد خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن یا کفن نجس ہو جائے تو مضائقہ نہیں، نماز درست ہے۔ **3۔** میت کے جسم کے واجب الستر حصہ کا پوشیدہ ہونا۔ اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ **4۔** میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا۔ اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو درست نہیں۔ **5۔** میت کا یا جس چیز پر میت ہو اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔ اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اٹھائے ہوں اور اسی حالت میں اس کی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی۔ **6۔** میت کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ لہٰذا غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ میت کے موجود ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کا کل جسم یا اکثر حصہ جسم اگرچہ سر کے بغیر ہو یا نصف حصہ مع سر کے موجود ہو۔ اگر اس قدر میت موجود نہ ہو، مثلاً: صرف سر موجود ہو یا نصف حصہ جسم سر کے بغیر موجود ہو تو اس پر نمازِ جنازہ صحیح نہیں ہے۔

نماز جنازہ کے فرائض نماز جنازہ کے فرائض: 1۔ چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ 2۔ قیام یعنی کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھنا۔

نماز جنازہ کے واجبات وسنتیں نمازِ جنازہ میں واجب صرف سلام پھیرنا ہے، اور **تین چیزیں سنت** ہیں: 1۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔ 2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ 3۔ میت کے لیے دعا کرنا۔

نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ نمازِ جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ کو سامنے رکھ کر امام اس کے سینہ کے بالمقابل کھڑا ہو اور باقی لوگ امام کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوں۔ صفوں کو درست کرنے کے بعد امام چار تکبیر کہے اور مقتدی بھی چار تکبیریں کہیں؛ مگر صرف پہلی تکبیر پر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، جیسا کہ عام نمازوں میں کانوں تک اٹھاتے ہیں اور بعد کی تین تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھائیں۔ **پہلی تکبیر** پر ہاتھ اٹھا کر باندھ لیں، جیسے عام نمازوں میں باندھتے ہیں۔ پھر ثناء پڑھیں، جیسے عام نمازوں میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ پھر **دوسری تکبیر** کہہ کر درود شریف پڑھا جائے جیسے کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے۔ پھر **تیسری تکبیر** کہہ کر میت کے لیے دعا کریں، اگر **میت بالغ مرد یا عورت** ہے تو یہ دعا پڑھیں: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَأَحْیِهٖ عَلَی الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ".

اور **میت اگر نابالغ لڑکا** ہو تو یہ دعا پڑھیں: "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا".

اور **نابالغ لڑکی** ہو تو اسی دعا کو اس طرح پڑھیں: " اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْھَا لَنَا أَجْراً وَّ ذُخْراً وَّ اجْعَلْھَالَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً".

پھر **چوتھی تکبیر** کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا جنازہ کی نماز صورت کے اعتبار سے تو نماز ہے، لیکن حقیقت میں دعا ہے؛ اس لیے جنازہ کی نماز میں قرأت کرنا مشروع نہیں ہے، اسی وجہ سے فقہاء نے جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ قرأت کی نیت سے پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، البتہ سورہ فاتحہ چوں کہ دعائیہ مضمون پر مشتمل ہے؛ اس لیے اگر کوئی جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھے تو یہ جائز ہے۔

نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد ہاتھ کب چھوڑیں جنازہ کی نماز میں سلام پھیرتے وقت ہاتھ کب چھوڑے، اس میں تین قول ہیں: **ایک قول یہ ہے** کہ چوتھی تکبیر کہہ کہ سلام سے پہلے دونوں ہاتھ چھوڑ دے، **دوسرا قول یہ ہے** کہ چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد دونوں ہاتھ چھوڑے۔ **تیسرا قول یہ ہے** کہ چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں طرف سلام پھیر کر دایاں ہاتھ چھوڑ دے اور بائیں طرف سلام پھیر کر بایاں ہاتھ چھوڑ دے۔

نمازِ جنازہ میں پانچویں تکبیر نماز جنازہ میں اگر امام پانچ تکبیر کہہ دے، تو بھی نماز ہو جاتی ہے، البتہ مقتدی اس پانچویں تکبیر کے وقت خاموش رہے، تکبیر نہ کہے۔

جنازہ کی امامت کا استحقاق نماز جنازہ پڑھانے کے استحقاق سب سے پہلے مسلمانوں کے مسلمان خلیفہ کو ہے، ان کے بعد قاضی کو، ان کے بعد محلّہ کی مسجد کے امام کو، اس کے بعد ولی میت کو، یعنی: بیٹا، باپ، بھائی وغیرہ

نمازِ جنازہ کے بعد دعا نماز جنازہ خود دعا ہے، اس میں تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے خاص یا عام الفاظ میں مغفرت کی دعا کی جاتی ہے؛ اس لیے نماز جنازہ کے بعد مستقل دعا کی ضرورت نہیں، نیز قرآن وسنت اور صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین ومفسرین وغیرہم میں سے بھی کسی سے ثابت نہیں۔ اور بعض علاقوں میں جو اس کا رواج واہتمام ہے، یہ درست نہیں ہے، اسے ترک کرنا چاہیے۔

نمازِ جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں؟ ہر نماز میں سجدہ ہوتا ہے لیکن جنازے کی نماز میں کیوں نہیں ہوتا ہے؟ نماز جنازہ حقیقۃً مردے کے لیے دعا واستغفار کا نام ہے، اور دعا میں سجدہ نہیں ہوتا ہے اس لیے اس میں بھی سجدہ نہیں ہے، لیکن اس کو نماز اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں نماز کی کچھ شرائط جیسے طہارت، استقبال قبلہ وغیرہ پائی جاتی ہیں۔

نابالغ بچے کو ہاتھوں میں اٹھا کر نماز جنازہ بچے کا جنازہ سامنے زمین پر یا کسی تخت وغیرہ پر رکھ کر اس پر نماز پڑھی جائے

گی، کسی شخص کا اسے ہاتھ میں لے کر کھڑے رہنا اور امام صاحب ولوگوں کا اس پر نماز پڑھنا یہ طریقہ درست نہیں ہے، فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اگر ''میت'' (جنازہ) لوگوں نے ہاتھوں پر اٹھایا ہوا ہو تو اس پر نماز جنازہ درست نہیں الا یہ کہ کوئی عذر ہو (مثلاً زمین پر کیچڑ ہو اور رکھنے کی کوئی صورت نہ ہو)۔

نمازِ جنازہ کا تکرار نمازِ جنازہ کو ایک سے زیادہ بار پڑھنا جائز نہیں ہے، اور اگر دو بار نماز پڑھی گئی تو پہلی نماز ہی درست قرار پائے گی دوسری نماز کا اعتبار نہ ہوگا؛ البتہ اگر ولی جس کو حقِ تقدم حاصل ہو اس کی صراحتاً یا دلالۃً اجازت کے بغیر نماز پڑھی گئی ہو تو وہ دوبارہ نماز ادا کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ وہ لوگ بھی شاملِ جماعت ہو سکتے ہیں جنھوں نے پہلی مرتبہ نماز ادا نہ کی ہو۔ جو لوگ نماز جنازہ سے رہ گئے ہیں وہ میت کے لیے دعائے مغفرت کر دیں، یہی کافی ہے، ان کے سر سے بھی نماز جنازہ کا فریضہ اتر گیا، دوبارہ نماز جنازہ نہ پڑھیں چاہے قرابت دار کیوں نہ ہوں۔

غائبانہ نماز جنازہ جمہور صحابہؓ کے نزدیک نمازِ جنازہ غائبانہ جائز نہیں، آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں بے شمار واقعاتِ وفات پیش آئے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت و وفات کے واقعات ہوئے مگر ثابت نہیں کہ نماز جنازہ غائبانہ کا معمول اور عادتِ شریفہ رہی ہو خود نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمایا تو حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دور دراز علاقوں میں مقیم تھے مگر ثابت نہیں کہ انھوں نے آپ ﷺ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہو، خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عہد مبارک میں بھی غائبانہ نماز جنازہ کا معمول کہیں منقول نہیں ملتا۔

جوتا/چپل پہن کر نماز جنازہ پڑھنا جوتے کے ساتھ نماز ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں، 1: آدمی جوتا، چپل پہن کر نماز پڑھے گا تو جسم کے کپڑوں کی طرح جوتا، چپل انسان کے تابع ہوں گے؛ اس لیے جگہ کی طرح ان کا بھی پاک ہونا ضروری ہوگا۔ 2: اگر کوئی شخص جوتا، چپل اتار کر ان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو صرف جوتا، چپل کے اس حصہ کا پاک ہونا کافی ہے جس پر آدمی کا پیر ہو، جگہ کا یا جوتا، چپل کے تلے اور اطراف کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ 3: اور اگر جوتا، چپل اتار کر زمین پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے تو صرف زمین کا پاک ہونا کافی ہے۔

جس کی کچھ تکبیریں رہ جائیں تو وہ کیا کرے؟ جب امام سلام پھیرنے لگے تو اس وقت مقتدی کو چاہئے کہ جس قدر اس کی تکبیر چھوٹی ہے اتنی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر وہ بھی امام کے ساتھ سلام پھیر دے دو تکبیریں چھوٹی ہیں تو دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔

میت کو دوسرے شہر منتقل کرنا فقہائے کرام نے ایک شہر سے دوسرے شہر میں میت کو دفن کے لیے منتقل کرنا مکروہ لکھا ہے، ایک دو میل کی دوری میں منتقل کرنے کی گنجائش دی ہے، اس سے زیادہ دور منتقل کرنا مکروہ ہے، جہاں تک ہو سکے میت کو جلد از جلد دفن کرنا سنت ہے، دور دراز سے میت کو منتقل کرنے میں لامحالہ تاخیر ہوگی جو سنت کے خلاف ہے، حتیٰ کہ جمعہ کے دن انتقال ہو جائے تو جمعہ کے انتظار میں دفن کو موٴخر نہ کرنا چاہیے، بلکہ جہاں تک ممکن ہو جمعہ سے پہلے پہلے دفن کر دینا چاہیے، ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کرنا میت کے لیے کوئی فضیلت کی چیز نہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں، محض عقیدت و محبت میں کرتے ہیں کسی کا عمل حجت نہیں، کتابوں میں جو مسئلہ جمہور فقہاء نے لکھا ہے، ہمیں اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

کافر، مرتد، باغی، ڈکیت کا جنازہ کافر اور مرتد پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، اس طرح جو مسلمان حاکمِ برحق سے بغاوت کرتے ہوئے یا ڈاکہ زنی کرتے ہوئے یا قبائلی، وطنی، صوبائی یا لسانی تعصب کے لیے لڑتے ہوئے مارے جائیں ان لوگوں پر بھی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

خودکشی کرنے والے کا جنازہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، البتہ ایسے شخص کے جنازہ میں وقت کے اولیاء، علماء و مشائخ شرکت نہ کریں۔

ناحق قتل کرنے والے کا جنازہ ناحق کسی کو قتل کرنا جُرمِ عظیم ہے تاہم وہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، انتہائی درجہ کا فاسق و فاجر ہوتا ہے، اگر اسے پھانسی دی گئی تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، البتہ مقتدا اہل علم، اہل تقوی کو ایسے شخص کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کرنی چاہیے۔

شیعوں کی نماز جنازہ پڑھانا قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ، خلیفہ بلافصل صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت سے انکار

کرنا، ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر تہمتِ زنا عائد کرنا (نعوذ باللہ منہا) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنا وغیرہ عقائد خبیثہ ایسے ہیں کہ جن سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اس کی نماز جنازہ بھی پڑھنا مؤمنین مسلمین کے لیے جائز نہیں ہوتا اور عامۃً اہل تشیع کے عقائد میں یہ عقائد داخل ہیں، ایسا شیعہ اسلام کے ان بنیادی عقائد کی مخالفت کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا یا پڑھانا مسلمان کے لیے حرام ہے، جو شخص اس کے کفریہ عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود جائز سمجھتے ہوئے اس کی نماز جنازہ پڑھے یا پڑھائے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس فعل پر توبہ کرنے کے بعد تجدیدِ ایمان کے ساتھ تجدید نکاح بھی کرے۔

البتہ اگر کوئی شخص کسی شیعہ کے کفریہ عقائد پر مطلع نہ ہو یا مطلع ہونے کے باوجود نا جائز سمجھتے ہوئے کسی لالچ کی وجہ سے یا سیاسۃً ورسماً نمازِ جنازہ پڑھے تو وہ دائرہ اسلام سے تو خارج نہیں ہوگا، لیکن حرام فعل کے ارتکاب کی وجہ سے وہ گناہ گار ہوگا، اس پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہوگا۔

امام کا بیٹھ کر نماز جنازہ پڑھانا قیام پر قدرت نہ رکھنے والے کسی بزرک یا عالم سے ولی نماز جنازہ کی امامت کروانا بایں صورت کہ لوگ پیچھے کھڑے ہوں گے اور امام صاحب بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہوگا؟ بینوا تو جروا ہاں ولی کسی ایسے بزرگ یا عالم سے نماز جنازہ کی امامت کروا سکتا ہے، جو قیام پر قادر نہ ہو۔

صرف عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا تنہا عورتوں کا نماز جنازہ کی جماعت کرنا مکروہ نہیں ہے، بلکہ تنہا ایک عورت بھی نماز جنازہ پڑھ لے تو بھی فرض ساقط ہو جاتا ہے، البتہ عورتوں کا مردوں کی جماعت میں حاضر ہو کر ادا کرنا مطلقا مکروہ ہے۔

حرمین میں عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا حرمین میں عورتیں اگر مسجد کی جماعت کے ساتھ مسجد میں ہی نماز ادا کر رہی ہوں تو ان کا نماز جنازہ پڑھنا درست ہے۔

نماز جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم محض تعظیم جنازہ کی خاطر کھڑا ہونا تو درست نہیں، البتہ نماز وتدفین وغیرہ میں شرکت کی نیت سے کام چھوڑ کر کھڑا ہو جائے اور ساتھ چلے تو یہ میت کے حقوق میں سے ہے، اگر اس کا ارادہ نہ ہو اور نہ موقع ہو تو صرف تعظیماً کھڑا نہ ہو، بلکہ بیٹھا رہے تو حرج نہیں۔

جس میت کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو اس کی نماز جنازہ پڑھنا اس میں اگر مسلمان ہونے کی علامات موجود ہیں، مثلاً مرد ہونے کی صورت میں ختنہ وغیرہ، تو اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا، اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور اگر کوئی ایسی علامت نہ ہو جس سے امتیاز ہو سکے تو اگر وہ لاش مسلم علاقے میں ہو تب بھی اس کو مسلمان سمجھ کر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم ہے۔

فون کال پر نماز جنازہ پڑھنا نمازِ جنازہ کی شرائط میں سے ایک بھی یہ ہے کہ میت نماز پڑھنے والے کے سامنے موجود ہو، اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی، لہذا فون کال پر اسپیکر آن کر کے اس کی آواز کی اقتدا میں غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

میت کو سرد خانے میں رکھنے کا حکم موت کے تحقق کے بعد میت کی تجہیز وتکفین اور تدفین میں جلدی کرنے کا حکم ہے اور بلا ضرورت تاخیر کرنا مکروہ ہے، تاہم اگر شرعی مجبوری ہو مثلاً میت کی شناخت نہ ہوئی ہو یا اس کے ورثاء معلوم نہ ہوں یا کوئی قانونی مجبوری ہو تو سرد خانے میں رکھنے کی اجازت ہوگی۔

میت والی چارپائی پر میت کو چادر سے ڈھانپ کر رکھنا میت کا جنازہ لے جاتے وقت میت کے تابوت یا چارپائی وغیرہ پر چادر ڈالنا جائز ہے، اس میں میت کا اعزاز ہے، اور شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ کسی خاص رنگ کی چادر کا التزام کرنا درست نہیں ہے، ہاں سفید رنگ کی چادر ڈالنا بہتر ہے۔

میت والی چارپائی یا تابوت کو فوجی جھنڈے سے ڈھانپ کر رکھنا اگر قومی خدمات انجام دینے والے کسی شخص کے تابوت پر

بطورِ سرکاری اعزاز ملک کا جھنڈا ڈالا جائے تو اسے مباح کہا جاسکتا ہے؛ اس کا اہتمام بطورِ ثواب یا سنت نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح کسی ملک کے مسلمانوں کی آزادی کی تحریک (مثلاً: کشمیر، فلسطین وافغانستان وغیرہ) میں شہید ہونے والوں کی میت یا تابوت پر اس تحریک کا جھنڈا اس غرض سے ڈالا جائے کہ مسلمانوں کے جذبے کو اس سے تقویت پہنچے تو اس جھنڈا ڈالنے کی گنجائش ہوگی۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ میت یا اس کے تابوت و چارپائی پر کوئی جھنڈا (خواہ ملکی ہو یا کسی تنظیم وتحریک کا) نہ ڈالا جائے۔ بوقتِ ضرورت بنیتِ اعزاز سفید چادر ڈال دی جائے۔

لیکن کسی ایسے گروہ یا علاقے کا جھنڈا جو محض لسانی یا علاقائی تعصب یا کوئی اور خلافِ شرع پس منظر رکھتا ہو، میت یا اس کے تابوت پر ڈالنا شرعاً جائز نہیں ہے، لہذا اس کا ترک ضروری ہے۔

نماز جنازہ سے متعلق کچھ متفرق مسائل

(☆) مسجد میں جنازہ کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

(☆) بوقت ضرورت عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے، نماز ادا ہوجائے گی لیکن مستقل طور پر عیدگاہ کو جنازہ گاہ بنالینا درست نہیں، بہتر یہ ہے کہ مسجد، عیدگاہ اور قبرستان کے علاوہ کوئی تیسری مناسب جگہ نماز جنازہ کے لئے منتخب کر لی جائے۔

(☆) کسی شخص کے لیے اپنی نماز جنازہ کی وصیت کرنکہ غیر معتبر ہے، اس وصیت کو پورا کرنا ورثاء کے ذمہ لازم نہیں ہے۔

(☆) مردے کے جنازہ کا تصویر یا ویڈیو بنانا اور اسے بطور یادگار رکھنا جائز نہیں ہے۔

☆☆☆............☆☆............☆☆☆